S_1999_5_226_228

عدالت عظمیٰ رپورٹس **1999** ایس یو پی پی **5** ایس سی آر

رئیس احمد

بنام۔

ریاست یو۔پی اور دیگران

10 دسمبر **1999**

ایس۔پی۔بھارچا اور سید شاہ محمد قادری، جسٹسز

یو۔پی۔میونسپلٹیز ایکٹ 1916:

دفعات 9(ڈی)، 87اے-نگر پنچایت-صدر-عدم اعتماد کی تحریک-"اراکین کی کل تعداد کے دو تہائی کی اکثریت" سے منظور ہونے کے لیے-نامزد اراکین-منعقد، اس بات کا تعین کرنے میں دھیان میں رکھنا ہوگا کہ آیا صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک چلائی گئی ہے یا نہیں-نامزد اراکین کے ووٹ نہ دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بلدیہ کے اراکین نہیں رہیں گے یا ان کی تعداد کو اس بات کا تعین کرنے میں نظر انداز کیا جانا چاہیے کہ آیا صدر نے دو تہائی اراکین کا اعتماد کھو دیا ہے-اس طرح حساب لگایا گیا، صدر کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ نہیں لیا گیا تھا۔ضرورت کے مطابق۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1999 کی دیوانی اپیل نمبر 7182۔

C.M.W.P1998 ۔کی نمبر 35246 الہ آباد عدالت عالیہ کے 4.12.98 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کی طرف سے بی۔ایل۔یادو اور شکیل احمد۔

جواب دہندگان کی طرف سے مسز ایم قمر الدین، میر اختر حسین، محترمہ تمینا پنوی، جوزف پوکٹ اور پرشانت کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

متعلقہ وقت میں نگر پنچایت، جلال آباد (میونسپلٹی) 21 اراکین پر مشتمل تھی، اس طرح: ایک صدر اور پندرہ منتخب، دو سابق عہدیدار اور تین نامزد اراکین۔صدر، اپیل کنندہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی

گئی، اور تیرہ اراکین نے حمایت میں ووٹ دیا۔ یہ تحریک 14 اکتوبر 1998 کو پیش کی گئی تھی اور اسے اپیل کنندہ نے الہ آباد میں عدالت عالیہ کے سامنے ایک تحریری درخواست میں چیلنج کیا تھا۔ تحریری درخواست کو اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا کہ چونکہ تین نامزد اراکین ووٹ نہیں دے سکتے تھے، اس لیے تحریک عدم اعتماد کے مقاصد کے لیے ان کی تعداد کو مدنظر نہیں رکھا جا سکا اور انہیں چھوڑ کر وہاں کی دو تہائی اکثریت کا حساب لگانا پڑا۔

یو۔ پی۔ میونسپلٹیز ایکٹ 1916 کی دفعہ 87-اے صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک سے متعلق ہے۔ اس کی ذیلی دفعہ (12) میں کہا گیا ہے:

"(12) تحریک کو صرف اس صورت میں پیش کیا گیا سمجھا جائے گا جب اسے بلدیہ کے اراکین کی کل تعداد کے دو تہائی کی اکثریت سے منظور کیا گیا ہو۔

مذکورہ ایکٹ کا دفعہ 9 (ڈی) بلدیہ کی تشکیل سے متعلق ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ یہ صدر، منتخب اراکین، سابق عہدیدار اراکین اور نامزد اراکین پر مشتمل ہوگا۔ نامزد اراکین کا ذکر اس کی ذیلی شق (ڈی) میں کیا گیا ہے اور اس فقرہ میں کہا گیا ہے:

"بشرطیکہ شق (ڈی) میں مذکور افراد کو بلدیہ کے اجلاسوں میں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوگا۔

یہ دیکھا جائے گا کہ نامزد اراکین بلدیہ کی تشکیل کا حصہ ہوتے ہیں اور انہیں قانون میں اس کے نامزد اراکین کے طور پر حوالہ دیا جاتا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی ہے، یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا اسے بلدیہ کے اراکین کی کل تعداد کے دو تہائی کی اکثریت سے منظور کیا گیا ہے۔" اس لیے اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ قانون کی سادہ ساخت پر نامزد اراکین کی تعداد کو اس بات کا تعین کرنے میں مدنظر رکھنا پڑتا کہ صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی ہے یا نہیں۔

جواب دہندگان کی جانب سے مذکورہ بالا شق پر زور دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ نامزد اراکین کو میونسپلٹی کے اجلاسوں میں ووٹ فقرہ حق نہیں ہوگا۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ نامزد اراکین کو بلدیہ کے اجلاسوں میں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہے، اس لیے انہیں بلدیہ کے اراکین کی کل تعداد کے حصے کے طور پر شمار نہیں کیا جانا چاہیے، جن کے حق میں دو تہائی ووٹ عدم اعتماد کی تحریک کی منظوری کے لیے ضروری ہے۔ اوپر بیان کردہ توضیعات سادہ الفاظ کو دیکھتے ہوئے ہمیں اس عرض کو قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔ نامزد اراکین کے ووٹ نہ دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بلدیہ کے اراکین نہیں رہیں گے یا اس بات کا تعین کرنے میں ان کی تعداد کو نظر انداز کیا جانا چاہیے کہ آیا صدر نے دو تہائی اراکین کا اعتماد کھو دیا ہے۔ اس طرح حساب سے، صدر

کے خلاف اعتماد کا ووٹ ضرورت کے مطابق نہیں لیا گیا تھا۔

اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور اپیل کے تحت فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ تحریری درخواست اس کے استدعا (a) کی شرائط کے مطابق منظور کر لی گی ہے۔

خراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔